مرحوم والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کی ترغیب اور فضائل پر مشتمل رسالہ

مرحوم والدین کے حقوق

حقوق اللہ اور حقوق العباد کسے کہتے ہیں؟ 3

دوسروں کیلئے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت 13

مرحوم والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا طریقہ 6

پُر اسرار کنواں 19

وصیت کرنے والے کے لئے فضیلت 22

صفحات 44

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

مرحوم والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کی ترغیب اور فضائل پر مشتمل رسالہ

مرحوم والدین کے حقوق

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

اور

مجلس کفن دفن (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

الصّلوٰۃ والسّلام علیك یارسول اللہ وعلٰی اٰلك واصحابك یا حبیب اللہ

رسالے کا نام : مرحوم والدین کے حقوق

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center
اور مجلس کفن دفن

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۴۴ھ، ستمبر 2022ء

تعداد : 50000(پچاس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی بعض شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 92 312 4968726
03	فیصل آباد: امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ، مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441616
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ فوارہ چوک	فون: 0333-6261212 053-3512226

E.mail:ilmia@dawateislami.net WWW.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”28 کلماتِ کفر“ کی ابتدا میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ”مُسندُ الفِردوس“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے۔ (مسند الفردوس، 5/277، حدیث:8175)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کے اور بندوں کے حُقوق

پیارے اسلامی بھائیو! بندوں پر دو قسم کے حُقوق ہیں: (1) حُقوقُ اللہ اور (2) حُقوقُ العباد، حقوق اللہ کے معنی ہیں اللہ کے حقوق مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور حقوقُ العباد کے معنی ہیں بندوں کے حقوق، مثلاً والدین کے ساتھ بھلائی، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صِلہ رِحمی، قرض لے کر واپس کرنا، مسلمانوں کی عزت کا تحفظ وغیرہ۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے لیکن ان میں حقوق العباد نہایت اہم ہیں اس لیے کہ خدائے رحمٰن اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو اپنے حقوق معاف فرما دے لیکن بندوں کے

حقوق کو اللہ پاک ہرگز معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ بندے نہ معاف کر دیں جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن اُنیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کرے۔ (تنبیہ المُغترین، ص58) لہٰذا، نہ اللہ کریم کے حقوق ضائع کئے جائیں نہ بندوں کے بلکہ باندازِ اَحسن دونوں کی ادائیگی کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

انسانی حقوق میں بڑے حق دار

حقوقُ العباد میں سب سے مُقَدَّم (پہلے) ماں باپ کا حق ہے پھر دوسرے رشتے داروں کا اور پھر غیروں کا (غیروں میں بے کس یتیم سب سے مُقَدَّم ہے پھر دوسرے مَساکین)۔ ماں باپ کے حقوق کا درجہ تمام انسانی حقوق میں سب سے بڑا ہے اور اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کئی آیات مُقَدَّسہ میں اللہ پاک نے ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

(پ21، لقمٰن:14)

ابو محمد حسین بن مَسعود بَغوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے انسان کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ اپنے والدین سے اس طرح پیش آئے جیسے وہ پسند کرتے ہیں یعنی ان کے ساتھ بھلائی اور احسان کرے۔

(تفسیر بغوی، پ20، العنکبوت، تحت الآیۃ:8، 3/396)

ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے:

www.dawateislami.net

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔(پ1،البقرۃ:83)

والدین کے ساتھ بھلائی کے معنٰی

صدرُ الاَفاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنٰی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں اِیذا ہو اور اپنے بدن ومال سے اُن کی خدمت میں دَرِیغ (انکار) نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو اُن کے پاس حاضر رہے۔(خزائن العرفان، ص28)

اَحادیث مبارکہ میں بھی والدین کے ساتھ بھلائی کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ چار فرامین مصطفٰے ملاحظہ فرمائیے:

”محمد“ کے چار حروف کی نسبت سے 4 اَحادیث مبارکہ

﴿1﴾ تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ پاک اس پر اپنی رحمت فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا: (1) کمزور پر نرمی کرنا (2) والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا (3) غلاموں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرنا۔(ترمذی، 4/222، حدیث2502)

﴿2﴾ اللہ پاک کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔(ترمذی، 3/360، حدیث:1907)

﴿3﴾ جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔

(درمختار، 9/606)

﴿4﴾ اللہ کی اِطاعت والد کی اِطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔

(معجم اوسط، 1/641، حدیث:2255)

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کے حقوق دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو اِن کی زندگی میں ہیں اور دوسرے وہ حقوق جو اِن کی وفات کے بعد ہیں لہٰذا جس طرح زندگی میں ان کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے اسی طرح انتقال کے بعد بھی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک ضروری ہے۔ آیئے والدین کے ان حقوق کے بارے میں جانتے ہیں جو اولاد پر والدین کے انتقال کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔

بعدِ وفات والدین کے حقوق کا بیان

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حکیم الامّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ماں باپ کے انتقال کے بعد ان سے بھلائی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اولاد ہر نماز کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے، ان کے نام پر صدقات و خیرات کرے، ان کی طرف سے حج بدل کرے یا کسی اور سے کروائے، ان کا تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی کرے۔ بعض لوگ اپنے والدین کی اچھی رسمیں باقی رکھتے ہیں، اگر ماں باپ کسی تاریخ میں خیرات کرتے تھے یا میلاد شریف گیارھویں کرتے تھے تو وہ ہمیشہ کرتے ہیں، جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے اس مسجد کو آباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صِلہ رِحمی سے متعلق فرماتے ہیں: جن عزیزوں سے رشتہ صرف ماں یا باپ کی وجہ سے ہو دوسری وجہ سے نہ ہو ان سے اچھا سلوک کرنا کہ یہ میرے والدین کی خوشنودی کا ذریعہ ہے، اس میں بھائی بہن، چچا ماموں، پھوپھی خالہ سب ہی داخل ہیں۔

دوسرے یہ کہ ان کے ساتھ اس وجہ سے بھلائی کرے تاکہ والدین کی رضا حاصل ہو، اپنا نام یا شہرت مقصود نہ ہو غرضیکہ ان عزیزوں کی اس وجہ سے خدمت کرے تاکہ والدین راضی ہوں جائیں اور والدین کی رضا میں اللہ ورسول کی رضا ہے، نیز بیٹا باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں کی بھی عزت کرے۔(مراٰۃ المناجیح،6/ 532، 533 ملخصًا)

"سیدی اعلیٰ حضرت" کے بارہ حروف کی نسبت سے مرحوم والدین کے 12 حقوق

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مرحوم والدین کے بارہ حقوق تحریر فرمائے ہیں:

﴿1﴾ سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز، غسل و کفن و نماز و دفن ہے اور ان کاموں میں سُنَن و مُستَحَبات کی رعایت، جس سے ان کے لیے ہر خوبی وبرکت ورحمت ووُسعت کی امید ہو ﴿2﴾ ان کے لیے دعاو اِستغفار ہمیشہ کرتے رہنا، اس سے کبھی غفلت نہ کرنا ﴿3﴾ صدقہ و خیرات واَعمالِ صالحہ کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزے رکھنا بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہو گی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا ﴿4﴾ ان پر کوئی قرض کسی کا ہو تو اس کے ادا میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہاں کی سعادت سمجھنا، آپ قدرت نہ ہو تو اور عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے اس کی ادا میں اِمداد لینا ﴿5﴾ ان پر کوئی فرض رہ گیا تو بقدرِ قدرت اس کے ادا میں سعی بجالانا، حج نہ کیا ہو تو ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرانا، زکوٰۃ یا عُشر کا مطالَبہ ان پر رہا تو اسے ادا کرنا،

www.dawateislami.net

نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا کفارہ دینا وعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس، ہر طرح ان کی برأتِ ذمہ میں جد و جہد کرنا ﴿6﴾ انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نَفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو، اگرچہ اپنے نفس پر بار ہو، مثلاً وہ نصف جائداد کی وصیت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبیِ مَحض کے لیے کر گئے تو شرعاً تہائی مال سے زیادہ میں بے اجازتِ وارِثان نافذ نہیں مگر اولاد کو مناسب ہے کہ ان کی وصیت مانیں اور ان کی خوشخبری پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مُقَدَّم جانیں ﴿7﴾ ان کی قَسَم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا، مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب وہ تو نہیں ان کی قسم کا خیال نہیں بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرجِ شرعی مانع نہ ہو اور کچھ قسم ہی پر موقوف نہیں ہر طرح اُمورِ جائزہ میں بعدِ مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا ﴿8﴾ ہر جمعہ کو ان کی زیارتِ قبر کے لیے جانا، وہاں یٰسٓ شریف پڑھنا ایسی آواز سے کہ وہ سُنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا، راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام و فاتحہ نہ گزرنا ﴿9﴾ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کئے جانا ﴿10﴾ ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اِعزاز و اِکرام رکھنا ﴿11﴾ کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا ﴿12﴾ سب میں سخت تر و عام تر و مُدام تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں ایذا نہ پہنچانا، اس کے سب اَعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ فرحت سے چمکتا اور دمکتا ہے اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے، ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ انہیں قبر میں بھی رنج پہنچائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/ 391)

آیئے ان حقوق کے بارے میں کچھ تفصیلات جانتے ہیں:

پہلا حق: ان کی تجہیز و تکفین کے تمام معاملات میں سنتوں اور مستحبات کا خیال رکھے۔

تجہیز و تکفین

پیارے اسلامی بھائیو! تجہیز کے لغوی معنی ہیں: سامانِ ضرورت مہیا کرنا، آراستہ کرنا اور تکفین کے معنی ہیں: کفن دینا۔ مرنے کے بعد انسان کو جو لباس پہنایا جاتا ہے اُسے کفن کہتے ہیں اور تجہیز و تکفین سے مراد ہے موت سے لے کر دفن تک میت کے لیے جن اُمور کی حاجت ہوتی ہے وہ تمام اُمور بجالانا۔ اس میں میّت کا غسل، کفن، نماز جنازہ، قبر کی کھدائی سب شامل ہیں۔

فرضِ کفایہ

تجہیز و تکفین فرضِ کفایہ ہے اور فرضِ کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ جن جن کو پتا چلا اُن میں سے کچھ لوگوں نے کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر ان میں سے جن کو اطلاع ہوئی کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔

(وقار الفتاویٰ، کتاب الصلوۃ، 2/ 57 ملخصًا)

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونا بہت بڑے اجر و ثواب اور بڑی فضیلت کا سبب ہے، اَحادیثِ مبارکہ میں میت کو غسل دینے، کفن پہنانے، نماز جنازہ پڑھنے اور تدفین تک ساتھ رہنے کے جدا جدا فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے ترغیب کے لیے مختصراً کچھ روایات ملاحظہ فرمایئے!

چالیس کبیرہ گناہوں کی بخشش کا نسخہ

حدیث پاک میں ہے: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا خدائے

رحمٰن ایسے شخص کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔(معجم کبیر،1/315،حدیث:929)

جنتی لباس

جس نے کسی میت کو کفنایا(یعنی کفن پہنایا) تو اللہ پاک اسے سُندُس کا لباس (یعنی جنت کا انتہائی نفیس ریشمی لباس) پہنائے گا۔(معجم کبیر،8/281،حدیث:8078)

جنازے میں شرکت کی فضیلت

بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی۔(مسند البزار، 11/86،حدیث:4796)

فرشتے اس کے جنازے کے ساتھ چلیں

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ! جس نے محض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فرشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔
(شرح الصدور مترجم، ص191)

تین قیراط کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ چلا اور تدفین تک ساتھ رہا اللہ پاک اس کے لیے ایسے تین قیراط ثواب لکھے گا جن میں سے ہر قیراط جَبَلِ اُحد سے بڑا ہو گا۔(معجم اوسط،6/429،حدیث:9292)

گناہوں سے ایسے پاک جیسے۔۔۔

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات سیِّدُنا علی المرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت

ہے کہ سلطانِ دو جہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اُسے چھپائے وہ گناہوں سے ایسے ہی پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

(ابن ماجہ، 2/201، حدیث:1462)

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان کا یہ حق ہے کہ مرنے کے بعد شریعت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا جائے اور غسل و کفن دفن وغیرہ میں سنّتوں اور آداب کا لحاظ رکھا جائے۔ لہٰذا والدین کا انتقال ہو جائے تو اولاد کو چاہیے کہ ان کی تجہیز و تکفین میں بھرپور شرکت کرے اور حتی المقدور تمام امور سنّت کے مطابق کرنے کا اہتمام کرے، اس کے لیے ساری دنیا میں سنّتیں عام کرنے کا درد رکھنے والی مَدَنی تحریک دعوت اسلامی کی شعبہ کفن دفن سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(رابطے کے لیے اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔)

نَزْع سے تدفین تک

پیارے اسلامی بھائیو! میت کو غسل کیسے دیا جائے بلکہ جب نزع کا وقت طاری ہو اس وقت کیا کیا جائے، غسلِ میت کی کیا احتیاطیں ہیں، کفن کیسے پہنایا جائے، کفن کی کتنی اَقسام ہیں، بچوں کے کفن کے مسائل، نمازِ جنازہ کا طریقہ، مسائل، قبر کی اَقسام، اَحکام، قبرستان کے آداب، تدفین کا طریقہ، فاتحہ و ایصالِ ثواب وغیرہ اور ان سے متعلق دیگر کئی اَحکام اور مسائل جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے ان رسائل: میت کے غسل و کفن کا طریقہ، فاتحہ و ایصال ثواب کا طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور کتاب تجہیز و تکفین کا طریقہ کا مطالعہ کیجیے۔

دُوسرا حق: ان کے لیے ہمیشہ دعاوِاستغفار کرتا رہے۔

نیک اولاد سے جس طرح دنیا میں فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرتی ہے اور بڑھاپے میں ان کا سہارا بنتی ہے، اسی طرح مرنے کے بعد بھی نیک اولاد اپنے والدین کو نفع پہنچاتی ہے جیسا کہ

مرنے کے بعد کام آنے والے عمل

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اَعمال ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل ختم نہیں ہوتے (یعنی مرنے کے بعد اُن کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے) ﴿1﴾ صدقۂ جاریہ (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اسکا ثواب برابر ملتا رہے گا) ﴿2﴾ علم جس سے اُس کے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہنچتا رہتا ہے ﴿3﴾ نیک اولاد جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔

(مسلم، ص886، حدیث:14(1631))

پہاڑوں کے مثل نیکیاں

سرکارِ نامدار، دونوں جہاں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانِند ہے کہ وہ شدّت سے انتِظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہَدِیَّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ (شعب الایمان، 6/203، حدیث:7905)

زندوں کی دعائیں

ایک بزرگ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: کیا تمہیں زندوں کی دعائیں پہنچتی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، خدا کی قسم! وہ نور کی طرح لہلہاتی ہوئی آتی ہیں پھر ہم انہیں پہن لیتے ہیں۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 5/496، حدیث: 310)

اولاد کی دعا کی برکت

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ مجھے کیسے مل گیا؟ رب تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: تیری اولاد کے تیرے لئے مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے۔

(مسند امام احمد، 3/584، حدیث: 10615۔ ابن ماجہ، 4/185، حدیث: 3660)

میری اُمَّت اُمَّتِ مَرحُومَہ ہے

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے آخری نبی، رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمَّت اُمَّتِ مَرحُومَہ (رحم کی گئی اُمت) ہے یہ اپنی قبروں میں گناہ گار داخل ہو گی اور قبروں سے نکلے گی تو اس پر گناہ نہیں ہوں گے، اس کے لئے مسلمانوں کے اِستغفار کرنے کے سبب گناہوں کو مٹا دیا جائے گا۔ (معجم اوسط، 1/509، حدیث 1879)

دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو کوئی تمام مومن مَردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ پاک اُس کے لیے ہر مومن مرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

(مسند الشامیین طبرانی، 3/234، حدیث: 2155)

اگر والِدَین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہوگئے ہوں، وہ اُن کے لیے بکثرت دعائے مغفِرت کرے کہ مرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفِرت ہے اور ان کے لیے خوب خوب ایصالِ ثواب کرے۔

نافرمان فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے

حضرت سیّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے والدین انتقال کر جاتے ہیں حالانکہ وہ زندگی میں ان کا نافرمان ہوتا ہے لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک اسے ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، 6/201، حدیث: 7901)

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کے لیے دعا کو اپنا معمول بنالیجئے اور پانچوں نمازوں کے بعد ان کے لیے قبر میں راحت، قیامت کی پریشانیوں سے نجات، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہیے، ان شآءَ اللہ آپ کو بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

تیسرا حق: صدقہ، خیرات، نوافل، روزں اور دیگر نیکیوں کا ثواب والدین کو پہنچائے۔

والدین کی طرف سے صدقہ کی ترغیب

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفلی صدقہ کرے تو اپنے والدین کی طرف سے کرے یوں اس کے والدین کو بھی اس کا ثواب ملے گا اور اس (صدقہ کرنے والے) کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ (معجم اوسط، 5/394، حدیث: 7726)

میرا باغ میری ماں کے لیے صدقہ ہے

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہوگئیں تو وہ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری غیر موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں، انہوں نے عرض کی: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ (بخاری، 2/241 حدیث: 2762)

کنواں وقف کر دیا

حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یارسول اللہ! میری والدہ انتقال کر گئی ہیں کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کنواں کھدوایا اور فرمایا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

(ابو داود، 2/180، حدیث: 1681)

اب نیک سلوک کیسے کروں؟

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، وہ انتقال کر گئے ہیں تو اب ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا: انتقال کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔" یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفلی نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے کہ انہیں ثواب پہنچائے یا نماز روزہ جو نیک عمل کرے ساتھ ہی انہیں

ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرلے کہ انہیں بھی ثواب ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: الحقوق لطرح العقوق،24/ 395، ملخصاً)

اگر زندہ نہ ہوتے تو مُردے برباد ہو جاتے

حضرت سیِّدُنا عباس بن یعقوب بن صالح اَنْباری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ ایک نیک شخص نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو والد نے کہا: بیٹا! تم لوگوں نے ہم سے اپنے تحفے کیوں روک دیئے؟ بیٹے نے کہا: ابا حضور! کیا فوت شدہ لوگ زندوں کے تحفوں کو پہچانتے ہیں؟ فرمایا: بیٹا! اگر زندہ لوگ نہ ہوتے تو مُردے برباد ہو جاتے۔

(اھوال القبور، الباب العاشر، ص219)

نور کے تحفے

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں شبِ جمعہ قبرستان میں گیا تو دیکھا وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ ایسا لگتا ہے اللہ پاک نے قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ اتنے میں مجھے دور سے ایک غیبی آواز آئی: اے مالک بن دینار! یہ مسلمانوں کا اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں اس کا واسطہ جس نے تمہیں قوتِ گویائی دی ہے! کیا مجھے بتاؤ گے نہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: آج رات ایک مسلمان نے اٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی جس میں اس نے سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر دعا کی: اے اللہ پاک! میں اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں۔ پس اللہ پاک نے ہم پر مشرق و مغرب میں روشنی و نور اور خوشی و سرور داخل فرمادیا۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر شبِ جمعہ ان کی تلاوت کی عادت بنالی، ایک رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب

میں اپنے دیدار سے مُشَرَّف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دینار! جس قدر نور کے تحفے تو نے میری امت کو دیئے ہیں اللہ پاک نے اس کے بدلے تیری مغفرت فرمادی ہے تجھے بھی اس کا ثواب عطا فرمایا ہے، اللہ پاک نے جنتی محل میں تیرے لئے ایک گھر بنایا جسے مُنِیف کہا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ مُنِیف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہلِ جنت کے سامنے ایک بلند مقام ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص 521)

پیارے اسلامی بھائیو! ان روایات میں مرحومین، خاص طور پر والدین کو ایصالِ ثواب کی خوب ترغیب دلائی گئی ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے والدین اور دیگر عزیزوں کے ایصالِ ثواب کے لیے صدقاتِ جاریہ کے ذرائع اختیار کریں، صدقۂ جاریہ سے مراد ایسے نیک کام کہ جن کا ثواب جاری رہے، مثلاً مسجد بنوادیں یا اس کی تعمیر میں حصہ لیں کہ جب تک مسجد رہے گی ثواب ملتا رہے گا، اسی طرح تعلیم قرآن اور تعلیم علم دین کے لیے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ بنانا یا اس کی تعمیر میں حصہ لینا بھی بہت بڑے ثوابِ جاریہ کے کام ہیں، لہٰذا ساری دنیا میں سنّتیں عام کرنے کا درد رکھنے والی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدَّام المساجد (جو روزانہ اوسطاً دو مسجدیں تعمیر کررہی ہے)، مجلس مدرسۃ المدینہ اور مجلس جامعۃ المدینہ سے رابطہ کرکے مسجد، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کی تعمیر کے کام میں معاونت فرمایئے اور والدین و دیگر عزیزوں کے ساتھ ساتھ خود اپنے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا اہتمام کیجئے۔

چوتھا حق: ان پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں جلدی کرے۔

روزِ قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے

حضرت سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روزِ قیامت نیکوں کے

ساتھ اٹھے۔(معجم اوسط،6/8،حدیث:7800)

قرض جلد ادا کرنے کی تاکید

ام المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا سے روایت ہے کہ سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کفن اچھادو اور اپنی میّت کو چِلّا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رِحم کرنے سے ایذا نہ پہنچاؤ اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور بُرے ہمسایہ سے الگ رکھو، یعنی قبورِ کفار واہلِ بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔(مسند الفردوس،1/98،حدیث:801)

قرض معاف نہیں ہوگا

حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے ،وہ شخص جس نے اللہ پاک کی راہ میں جان دی ہے(یعنی شہید ہوا ہے)سوائے قرض کے ،اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا۔
(مسلم،ص1046،حدیث:1886)

جنت میں داخلہ نہیں ملے گا

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ،رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی جان اس کے قرض کے سبب مُعَلَّق (یعنی اپنے عزت والے مقام تک جانے سے روک دی گئی)ہوتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(ابن ماجہ،3/145،حدیث:2413)

میّت کے لئے سب سے بُرے لوگ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ میّت کے لئے سب سے بُرے لوگ اس کے وہ گھر والے ہیں جو اس پر روتے ہیں مگر اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔

(شعب الایمان،6/204،حدیث:7909)

چاہو تو چھڑا لو چاہو تو۔۔۔

حضرت سیّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن نمازِ فجر ادا کی اور پوچھا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی شخص موجود ہے؟ کیونکہ تمہارا دوست قرض کی وجہ سے جنت کے دروازے پر روک دیا گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے چھڑا لو اور اگر چاہو تو عذابِ الٰہی کے حوالے کر دو۔(معجم کبیر، 7/178، حدیث:6750، 6752)

پُراَسرار کنواں

حضرت سیّدُنا شَیْبان بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم اور حضرت سیِّدُنا عَبْدُالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جہاد کے لئے نکلے تو راستے میں اچانک ایک گہرا اور کشادہ کنواں آگیا جس میں سے گھٹی گھٹی آوازیں آرہی تھیں، دونوں میں سے ایک کنوئیں میں اُترے تو اندر تخت پر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور اس کے نیچے پانی تھا، اترنے والے نے اس سے پوچھا: تم انسان ہو یا جن؟ اس نے کہا: انسان ہوں، پوچھا: کون ہو؟ اس نے کہا: میں اِنطاکیہ کا باشندہ ہوں اور مر چکا ہوں، مجھ پر قرض تھا جس کی وجہ سے میرے ربّ کریم نے مجھے یہاں قید کر دیا ہے، انطاکیہ میں میرا بیٹا ہے جو نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میرا قرض ادا کرتا ہے۔کنوئیں میں جانے والے باہر نکلے اور اپنے ساتھی سے کہا: ہم جہاد بعد میں کریں گے چلو پہلے اس کا قرض ادا کرتے ہیں چنانچہ دونوں نے جاکر قرض ادا کیا اور پھر واپس اسی جگہ آئے تو وہاں کنوئیں کا نام ونشان بھی نہ تھا، شام ہو چکی تھی لہٰذا دونوں نے وہیں رات بسر کی تو ایک شخص ان کے خواب میں آیا اور کہا: اللہ پاک میری طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے! جب میرا قرض ادا ہوا تو میرے رب نے مجھے جنت کے فلاں مقام کی طرف منتقل کر دیا۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 6/298، حدیث:50)

پیارے اسلامی بھائیو! ان روایات سے والدین کے قرض کی ادائیگی کی اہمیت اور تاکید واضح ہے لہٰذا والدین میں سے کسی پر اگر قرض ہو اور ادا کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو جائے تو اب اسے جلدی سے ادا کر دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی حقوق العباد کا معاملہ ہے جب تک ادا نہ کیا جائے یا قرض خواہ معاف نہ کر دے معاف نہ ہو گا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں والدین کا قرض اور دیگر حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پانچواں حق: ان پر کوئی فرض عبادت رہ گئی ہو تو کوشش کرکے اس کی ادائیگی کرے۔

وہ حج بھی ان پر قرض ہے

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے باپ کا انتقال ہو گیا ہے لیکن انہوں نے اسلام میں فرض حج نہیں کیا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں کیا کہتے ہو کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم ان کی جانب سے قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، ارشاد فرمایا: وہ حج بھی ان پر قرض ہے لہٰذا تم ادا کرو۔

(مسند البزار، 13/301، حدیث: 6891)

مرحومین کی طرف سے حج کرنا

حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے والدین نے حج نہ کیا ہو اور وہ ان کی طرف سے حج کرے تو یہ والدین کو کافی ہوتا ہے اور آسمان میں ان کی روح کو خوشخبری دی جاتی ہے اور وہ (حج کرنے والا) اللہ کے یہاں والدین کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ (اخبار مکہ لفاکھی، 1/387، حدیث: 821)

سب سے افضل صلہ رحمی

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے تو اللہ پاک اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے اور اس کے والدین کو ایک مکمل حج کا ثواب ملتا ہے اور اس کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں کی جاتی اور فرمایا: فوت شدہ رشتہ دار کے ساتھ سب سے افضل صلہ رِحمی اس کی طرف سے حج کرنا ہے جو اسے قبر میں پہنچتا ہے۔

(شعب الایمان، 6/205، حدیث:7912)

دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے اُن (یعنی ماں یا باپ) کی طرف سے حج ادا ہو جائے، اُسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔ (دار قطنی، 2/329، حدیث 2587)

صدقہ، حج اور دعا

ابو حفص کبیر حضرت سیدنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے راوی، کہ اُنھوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ہاں! بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ (المسلک المتقسط للقاری، باب الحج عن الغیر، ص 433)

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کی طرف سے حج ادا کرنے کی تاکید اور فضائل آپ نے ملاحظہ فرمائے اسی طرح نماز، روزے اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے کہ کچھ عبادتیں ایسی ہیں کہ ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا جیسے نماز روزہ یعنی اگر کوئی بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے یا روزہ نہ رکھ سکے تو اب کوئی اور شخص اس کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا اور کچھ عبادتیں وہ ہیں جو ایک کی طرف سے دوسرا ادا کر سکتا ہے جیسے زکوٰۃ، فطرہ، حج وغیرہ لہٰذا اگر والد یا والدہ پر حج فرض تھا اور وہ نہ کر پائے تھے اور ان کا انتقال ہو گیا تو اولاد کو حجِ بدل کا شرف حاصل کرنا چاہیے اور اگر ان پر کچھ نمازیں یا روزے رہ گئے تھے اور اب چونکہ کوئی دوسرا ان کی طرف سے ادا نہیں کر سکتا لہٰذا ان نمازروزوں کا فدیہ ادا کیا جائے (چاہے والدین نے نماز روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو چاہے نہ کی ہو دونوں صورتوں میں فدیہ دے تو) ان شآءَ اللہ تعالیٰ قبولیت اور معافی کی امید ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/443ماخوذاً)

"حجِّ بدل" کے تفصیلی اَحکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "رَفیق الحرمین" کا صفحہ 208 تا 214 کا اور "فدیہ" کی تعریف، نماز، روزوں کے فدیے دینے کا طریقہ، اَحکام اور فدیے کی رقم بہت زیادہ ہو جانے کی صورت میں حیلہ شرعی کا طریقہ، ثبوت وغیرہ کے بارے میں جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تجہیز و تکفین کا طریقہ "صفحہ 199 تا 206 کا مطالعہ فرمائیے۔

چھٹا حق: تہائی مال سے زائد مال میں ان کی جائز وصیت کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

وصیت کرنے والے کے لیے فضیلت

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی موت وصیّت پر ہو (یعنی جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے) وہ عظیم سنّت پر مرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہو گئی۔ (ابن ماجہ، 3/304، حدیث: 2701)

دو ایسی چیزیں جو تیری نہیں

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آسمانی کتاب میں ہے: اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیزیں ایسی دی ہیں جو تیری نہیں تھیں، اپنے مال میں دستور کے مطابق وصیت کرنا حالانکہ یہ مال اوروں کا ہو چکا ہوتا ہے اور مسلمانوں کا تیرے لئے دعا کرنا حالانکہ تو ایسی جگہ میں ہے جہاں تو کسی بُرائی کا اِرتکاب کر سکتا ہے نہ ہی نیکیوں میں اضافہ کر سکتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/256، حدیث:20)

انسان کو مرنے کے بعد ملنے والی چیزیں

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں انسان کو موت کے بعد بھی عطا جاتی ہیں: ﴿1﴾ اسکے مال کا تہائی حصہ بشرطیکہ وہ مرنے سے پہلے مال کے معاملے میں اللّٰہ پاک کا فرمانبردار ہو ﴿2﴾ نیک اولاد جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کرے ﴿3﴾ وہ اچھا طریقہ جو اس نے جاری کیا اور اس کے بعد بھی اس پر عمل ہوتا رہا اور ﴿4﴾ سو مسلمان کہ وہ اگر کسی شخص کی لئے سفارش کریں تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (دارمی، 1/142، حدیث:517)

وصیت میں تاخیر

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیّت کے قابل کوئی شے ہو اور وہ بلا تاخیر اس میں اپنی وصیّت تحریر نہ کر دے۔ (بخاری، 2/230، حدیث:2738)

وصیت کی تعریف

شریعت میں اِیصاء یعنی وصیّت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے

کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔ وصیّت کا رکن یہ ہے کہ یوں کہے: میں نے فلاں کے لئے اتنے مال کی وصیّت کی یا فلاں کی طرف میں نے یہ وصیّت کی۔ وصیّت میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ﴿1﴾ وصیّت کرنے والا ﴿2﴾ جس کے لئے وصیّت کی جائے ﴿3﴾ جس چیز کی وصیّت کی جائے ﴿4﴾ جس کو وصیّت کی جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 6/ 90)

کون وصیت کرے؟

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جس کے پاس مال تھوڑا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ وصیّت نہ کرے جب کہ اس کے وارث موجود ہوں اور جس شخص کے پاس کثیر مال ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے ثُلُث (تہائی) مال سے زیادہ کی وصیّت نہ کرے۔ اسی طرح وصیّت کرنا اس کے لیے مستحب ہے جس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی نہ ہو، اگر اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی ہے جیسے اس پر کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہے یا اس پر حج فرض تھا ادا نہ کیا یا روزہ رکھنا تھا نہ رکھا تو ایسی صورت میں ان کے لئے وصیّت کرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 6/ 90)

مال اور حقوق کی ادائیگی کے علاوہ بھی امورِ آخرت سے متعلق وصیت کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت سیّدُنا ابوبرزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو تو قبر میں میرے ساتھ دو تر شاخیں رکھ دینا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا انتقال کِرمان اور قُوْمِسْ کے درمیان ہوا تو آپ کے ساتھیوں نے کہا: انہوں نے اپنی قبر میں دو شاخیں رکھنے کی وصیت کی تھی مگر اس جگہ تو شاخوں کا نام و نشان نہیں ہے، ابھی وہ حضرات اسی شَشْ وپَنْج میں تھے کہ سِجِسْتان سے چند سوار آتے دکھائی دیئے جن کے پاس تر شاخیں تھیں انہوں نے ان سے دو شاخیں لیں اور حضرت سیّدُنا ابوبرزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ قبر میں رکھ دیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 62/ 100، رقم: 7891: نضلہ بن عبید)

حضرت سیّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بھی وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو شاخیں رکھی

جائیں۔(طبقات ابن سعد، 6/7، رقم:2826:بریدہ بن الحصیب)

حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک (بال شریف) رکھ دیئے جائیں تاکہ قبر کی مشکل آسان ہو۔ (صراط الجنان، 2/367)

وصیت پر عمل میں تاخیر سے میت کو ایذا نہ دیں

ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا سے روایت ہے کہ سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کفن اچھا دو اور اپنی میّت کو چِلّا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہنچاؤ اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو، یعنی قبورِ کفار و اہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔(مسند الفردوس، 1/98، حدیث:801)

وصیت کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "مدنی وصیت نامہ" اور کتاب "بہارِ شریعت" حصہ 19 کا مطالعہ فرمایئے۔

ساتواں حق: ان کی قَسم ان کی وفات کے بعد بھی سچی رکھے (پوری کرے) مثلاً جن کاموں سے ان کی زندگی میں باز رہتا تھا بعدِ وفات بھی رُکا رہے۔

بھلائی کرنے والا لکھا جائے

سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص اپنے والِدَین کے (انتقال کے) بعد ان کی قسم سچّی کرے اور ان کا قرض اُتارے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والِدین کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھا جائے گا اگرچِہ (ان کی زندگی میں) نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اُتارے اور کسی کے والِدَین کو بُرا کہہ کر

انہیں بُرا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جائے گا اگرچہ ان کی زندگی میں بھلائی کرنے والا تھا۔

(معجم اوسط، 4/232، حدیث:5819)

والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے نیکی

حضرت سیدنا ابو اُسید مالک بن ربیعہ سَاعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ! کوئی ایسی نیکی ہے جو میں اپنے والدین کے لئے ان کی وفات کے بعد کروں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعا کرو، بخشش طلب کرو، ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، ان کے دوستوں کی عزت کرو اور ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔

(ابو داود، 4/434، حدیث:5142)

ماں کی منت کو پورا کرنا

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ان کی ماں نے ایک منت مانی تھی اور وہ اس کو ادا کرنے سے پہلے مر گئیں (یعنی اب اُس منت کا کیا ہو گا) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اس کی طرف سے ادا کرو۔ (بخاری، 2/241، حدیث 2761)

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی وفات کے بعد ہر اس کام سے بچا جائے جسے وہ ناپسند کرتے تھے اور ہر اس جگہ جانے اور ہر اس شخص سے ملنے سے بھی بچا جائے جہاں جانا اور جس سے اس کا ملنا جلنا ان کو پسند نہ تھا لہٰذا یہ نہ ہو کہ والدین کی زندگی میں تو ان کے ادب و احترام اور رضا جوئی کی وجہ سے ان سب سے گُریز کرتا رہا اور اب چونکہ والدین وفات پا گئے تو یہ سمجھے کہ اب حرج نہیں تو ایسا نہیں بلکہ اب بھی اسی طرح بچنا ہو گا،

ایک روایت میں ہے: جو چیز میّت کو گھر میں تکلیف دیتی ہے وہ اسے قبر میں بھی تکلیف دیتی ہے۔ (مسند الفردوس، 1 / 120، حدیث: 749) اسی طرح ان کے نیکی کے کاموں کو جاری رکھنا چاہیے، مثلاً مساجد و دینی مدارس کی مالی معاونت، نیاز و افطار وغیرہ میں کھلانے پلانے کا معمول، اَقْرِبا و غُرَبا کی خبر گیری، صدقات و خیرات اور رشتہ داروں سے صلہ رِحمی وغیرہ۔ اسی طرح ان کے کئے ہوئے جائز وعدوں کو بھی پورا کرے۔

آٹھواں حق: ہر جمعہ ان کی قبر کی زیارت کو جائے اور وہاں تلاوتِ قرآن کرے۔

مقبول حج کا ثواب

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زِیارت کرے، حجِ مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زِیارت کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(نوادر الاصول حکیم ترمذی، 1 / 73، حدیث 98)

جمعہ کو زِیارتِ قبر کی فضیلت

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان بخشش نشان ہے: جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس سورہ یٰسٓ پڑھے بخش دیا جائے۔

(الکامل لابن عدی، 6 / 260)

بخشش کی بشارت

تابعی بزرگ حضرت محمد بن نعمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ میں زِیارت کیا کرے تو اس

کی بخشش کی جائے گی اور وہ (ماں باپ کے ساتھ) بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔

(شعب الایمان، 6/ 201، حدیث:7901)

حدیث بالا کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں جمعہ سے مراد یا تو جمعہ کا دن ہے یا پورا ہفتہ۔ بہتر ہے کہ ہر جمعہ کے دن والدین کی قبور کی زِیارت کیا کرے، اگر وہاں حاضری مُیَسَّر نہ ہو جیسے کہ یہ فقیر اب پاکستان میں ہے اور میرے والدین کی قبریں ہندوستان میں تو ہر جمعہ کو ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والا گویا اب بھی ان کی خدمت کر رہا ہے۔ جو ثواب ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنے کا ہے وہ ہی ثواب ان کی وفات کے بعد ان کی قبور کی زیارت کا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،2/ 526)

روحوں کی ملاقات

حضرت سیِّدُنا عاصم جَحْدَرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان کے ایک شخص کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو وفات کے کئی سال بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: کیا آپ فوت نہیں ہوگئے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے پوچھا: اب آپ کہاں ہیں؟ فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جنت کے ایک باغ میں ہوں، میں اور میرے ساتھی ہر شبِ جمعہ اور جمعہ کی صبح حضرت سیِّدُنا ابو بکر مُزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس جمع ہوتے ہیں تو ہمیں تمہاری خبریں ملتی ہیں۔ میں نے پوچھا: اجسام کے ساتھ جمع ہوتے ہیں یا صرف روحوں کے ساتھ؟ فرمایا: افسوس! جسم تو بوسیدہ ہوگئے اب صرف روحیں ملتی ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ہمارے قبروں پر آنے کو جانتے ہیں؟ فرمایا: شبِ جمعہ، روزِ جمعہ اور ہفتے کو سورج نکلنے تک آنے والوں کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا: دیگر سارے ایام چھوڑ کر یہی اوقات کیوں؟ فرمایا: جمعۃ المبارک کے فضل اور عظمت کی وجہ سے۔

(شعب الایمان، 7/ 18، حدیث:9300)

مُردوں کے لئے تحفہ

حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کثرت سے قبرستان آتا جاتا رہتا اور جب بھی کوئی جنازہ آتا تو اس کی نماز پڑھتا اور شام کے وقت قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا: اللہ پاک تمہاری وحشت دور فرمائے، تمہاری تنہائی پر رحم فرمائے، تمہارے گناہ بخشے اور نیکیاں قبول فرمائے۔ اس سے زیادہ وہ کچھ نہ کہتا، اس کا بیان ہے کہ ایک دن میں قبرستان نہ جا سکا اور گھر آکر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر لوگ میرے پاس جمع ہو گئے ہیں، میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہنے لگے: ہم قبرستان والے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ کہا: تم اپنے گھر جانے سے پہلے ہمیں جو تحفہ دیتے تھے آج وہ نہیں ملا۔ میں نے پوچھا: کون سا تحفہ؟ وہ بولے: وہی دعائیں جو تم ہمارے لئے کرتے ہو۔ میں نے کہا: میں ضرور آؤں گا۔ اس کے بعد میں نے کبھی بھی قبرستان جانے کا ناغہ نہیں کیا۔ (شعب الایمان، 7/17، حدیث: 9298)

جمعۃ المبارک کو زیارتِ قبور کا معمول بنالیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! والدین کی قبروں کی زیارت کی فضیلتیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں اور خاص طور پر جمعہ کے روز زیارتِ قبور کرنے والوں کے لیے بخشش کی خوشخبری ہے لہٰذا ہر جمعے کو والدین کی قبروں کی زیارت کا معمول بنالیں، ہو سکے تو وہاں قرآنِ پاک کی تلاوت بالخصوص یٰسین شریف اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کیجئے! حدیثِ پاک میں ہے: جو قبرستان گیا اور سورۂ یٰسں پڑھی تو اللہ پاک قبرستان والوں کے عذاب میں کمی فرمادے گا اور پڑھنے والے کو تمام مُردوں کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ (التذکرۃ قرطبی، باب ماجاء فی قراءۃ القرآن عند القبر...الخ، ص80)

اور ایک روایت میں ہے: جو شخص قبرستان سے گزرتے ہوئے گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

(پوری سورۂ اخلاص) پڑھے اور اس کا ثواب مُردوں کو بخش دے تو اسے ہر مُردے کے بدلے اجر ملے گا۔ (فضائل سورۃ الاخلاص للحسن الخلال، ص101، حدیث:54)

قبروں کی زیارت کا طریقہ اور احکام جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تجہیز و تکفین کا طریقہ" صفحہ 161 تا 167 کا مطالعہ فرمایئے۔

نَواں حق: ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کرے۔

حسنِ سلوک اور بھلائی

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جس سے تمہارا باپ حُسنِ سلوک کرتا تھا اس سے حُسنِ سلوک کرو کیونکہ قبر میں مُردے کے ساتھ بھلائی یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ بھلائی کرو جس سے تمہارا باپ بھلائی کرتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ بن عتبۃ، 4/283، حدیث:5589)

نیکی کی چار باتیں

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: والد کے ساتھ نیکی کی چار باتیں ہیں: اس پر نماز پڑھنا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا، اس کی وصیت نافذ کرنا، اس کے رشتہ داروں سے نیک برتاؤ کرنا، اس کے دوستوں کا احترام کرنا۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، 4/102، حدیث:7102)

پیارے اسلامی بھائیو! بندہ اپنے جن رشتہ داروں سے ملتا جلتا ہے ان کے بارے میں اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میری اولاد بھی ان کے ساتھ ویسے ہی ملنا جلنا رکھے اور ان کے ساتھ ویسے ہی اچھے طریقے سے پیش آئے جیسے میں پیش آتا ہوں اور اگر اولاد اپنے والدین کے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے تو یہ ان کی قلبی راحت اور خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ والدین کے وصال کے بعد ان کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی بیان فرمایا گیا

کہ والدین کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے کیونکہ جیسے ان کی حیات میں ان کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے سے انہیں خوشی اور راحت ملتی تھی ویسے ہی جب ان کی وفات کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے تو انہیں قبر میں خوشی اور راحت نصیب ہوگی اور جس طرح والدین اس پر شفقت و مہربانی فرماتے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے تھے اسی طرح والدین کے دوست اور رشتے دار بھی اس کے حسنِ سلوک کی وجہ سے اس پر شفقت و مہربانی فرمائیں گے اور دعاؤں سے نوازیں گے ،یوں والدین کی کمی کا احساس کچھ حد تک کم ہوگا لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کریں، انہیں راضی رکھیں اور والدین کی خوشنودی اور رضامندی کے حق دار بنیں۔

دَسواں حق: ان کے دوستوں کا ہمیشہ ادب واحترم کرے۔

زیادہ احسان کرنے والا

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے (یعنی باپ کے انتقال کر جانے یا کہیں چلے جانے) کی صورت میں احسان کرے۔

(مسلم، ص1382، حدیث:13(2552))

مرحوم والدین سے قبر میں بھلائی

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والد سے ان کی قبر میں بھلائی کرنا چاہے وہ والد کی وفات کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے۔ (ابن حبان، 1/ 329، حدیث:433)

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سہیلیاں

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خَوْلاء بنت تُوَیْت نے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اجازت عطا فرمادی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف خصوصی توجہ کی اور ان کی مزاج پُرسی فرمائی، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرمارہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کے زمانے میں بھی ہمارے گھر آیا جایا کرتی تھیں اور پرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ایمانی خصلت ہے۔(الاستیعاب، 4 / 377، جنتی زیور، ص523، 522)حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بہت ذکر کرتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپ بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سہیلیوں کو بھجواتے۔(بخاری، 2 / 565، حدیث: 3818)

سب سے بڑی نیکی

حضرت سَیِّدُنا ابنِ دینار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مکہ مکرمہ کی طرف جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا، جب اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور ایک عمامہ تھا جسے سر پر باندھتے۔ایک دن آپ گدھے پر جارہے تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا تم فلاں بن فلاں کے بیٹے نہیں ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں وہی ہوں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسے اپنا گدھا دیا

اور فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ! اور اپنا عمامہ دے کر فرمایا: اسے اپنے سر پر باندھ لو۔ آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا دے دیا جس پر آپ خود سوار ہوتے تھے اور وہ عمامہ دے دیا جسے آپ خود اپنے سر پر باندھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کی جائے اور اس دیہاتی شخص کا باپ میرے والد حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دوست تھا۔

واضح رہے کہ حدیث پاک میں فقط یہ بیان فرمایا گیا کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ والد کے دوستوں کے ساتھ نیکی کی جائے۔" یہاں والد کے دوستوں کے دوست یا دوست کی اولاد کا تذکرہ نہیں فرمایا گیا لیکن ہم نے دیکھا کہ صحابیِ رسول حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اپنے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دوست کی اولاد کے ساتھ نیکی کی، کیونکہ دوست کی اولاد کے ساتھ نیکی کرنا دوست کی خوشی کا باعث ہے اور والد کے دوست کی خوشی والد کی خوشی کا باعث ہے۔

حسن سلوک کے پیکر حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ والدین کی اچھی بری صفات کا اثر اولاد میں آتا ہے پھر والدین کی تربیت بھی اولاد کے اخلاق و کردار پر اثر انداز ہوتی ہے یقیناً حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا حُسنِ سلوک کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے اور کیوں نہ ہوتے کہ آپ نے یہ مدنی تربیت اپنے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ہی حاصل کی تھی۔ سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ سچے پکے عاشقِ رسول تھے جو تمام صحابۂ کرام

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم بلکہ تمام مسلمانوں کے ساتھ نہایت ہی حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے، تمام مسلمانوں کے جملہ حقوق کا خیال رکھا کرتے تھے، آپ نے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ دی، کبھی کسی کا کوئی حق تلف نہ ہونے دیا، نیز ہر شخص کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مبارک عادات میں شامل تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے بیٹے اور جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بھی حُسنِ اَخلاق کے پیکر تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اسلاف کرام کی پیروی کرتے ہوئے ہم بھی اچھے اخلاق کے پیکر اور اعلیٰ صفات کے خوگر (عادی) بننے کی کوشش کریں، ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کریں خاص طور پر والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ تاکہ انہیں قبر میں راحت اور خوشی حاصل ہو۔

گیارھواں حق: کبھی کسی کے والدین کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوائے۔

والدین کو گالی دینا اور لعنت کرنا گناہِ کبیرہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(مسلم، ص60، حدیث:146(90))

ایک روایت میں ہے: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی اپنے والدین پر لعنت کرے، عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص کیسے اپنے ماں باپ پر

لعنت کر سکتا ہے؟ فرمایا: یہ کسی کے باپ کو گالی دے اور پھر وہ اِس کے باپ کو گالی دے۔

(بخاری،4/94،حدیث:5973)

والدین کو گالیاں دینے والے بے شرم

وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کا دور تھا اس وقت کے جاہل عرب اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے ایسے پتھر دل لوگ بھی اپنے ماں باپ کو گالی نہیں دیتے تھے اسی لیے صحابۂ کرام نے پوچھا کہ کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ وہ اس بات کو ناممکن سمجھتے تھے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے مگر افسوس! صد افسوس! آج کے دَور میں خود کو مسلمان کہنے والے کئی لوگ اپنے والدین کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حکیم الامّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے) فرمایا: ہاں، یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ سُبۡحٰنَ اللہ! وہ زمانہ قدوسیوں کا تھا کہ یہ جرم ان کی عقل میں نہ آتا تھا اب تو کھلم کھلا نالائق لوگ اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں ذرا شرم نہیں کرتے۔ خیال رہے کہ سَبّ ہر قسم کے برا کہنے کو کہتے ہیں گالی ہو یا اور کچھ، مطلب یہ ہے کہ کسی کے بزرگوں کو تم بُرا نہ کہو تاکہ وہ تمہارے بزرگوں کو بُرا نہ کہے، یہی حکم اولاد و عزیزوں کے متعلق ہے تم کسی کی بیٹی بہن بھانجی کو گالی نہ دو تاکہ وہ تمہاری بیٹی بہن بھانجی کو گالی نہ دے۔ جیسے کہو گے ویسی سنو گے بہت اعلٰی اخلاق کی تعلیم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،6/519)

ماں کو گالی دینے والے کا عبرت ناک انجام

پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کے نافرمان کے لیے سخت عذاب ہے اور کبھی کبھی اللہ

پاک اس کے عذاب کو دنیا میں بھی ظاہر فرمادیتا ہے تاکہ لوگ عبرت پکڑیں۔ چنانچہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سمندری گنبد" صفحہ 17 پر ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عوام بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جو کہ تبع تابعی بزرگ گزرے ہیں اور انہوں نے 148ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی محلے سے گزرا، اُس کے کنارے پر قبرستان تھا، بعدِ عصر ایک قبر شق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا) پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (سوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا: یہ قبر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ پاک سے ڈر، آخر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تو گدھے کی طرح ڈھیچوں ڈھیچوں کرتی ہے۔ اس شخص کا عصر کے بعد انتقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلا کر پھر قبر میں سما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

حضرتِ سیدنا اِمام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (زواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139)

www.dawateislami.net

والدین کو گالی دینے والے کی قبر میں انگارے

منقول ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی اس کی قبر میں آگ کے اتنے انگارے اُترتے ہیں جتنے (بارش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔(زواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139)

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے اور والدین کو گالی دینا تو اور بھی زیادہ سخت ہے، حدیث پاک میں ایسوں پر لعنت فرمائی گئی چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ ہے: جو اپنے والدین کو گالی دے اللہ پاک نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔(مستدرک حاکم، 5/509، حدیث:8052) اور انتقال کے بعد تو اور بھی زیادہ سخت و شدید ہے کہ قبر میں انہیں رنج و تکلیف پہنچانا ہے، حدیث پاک میں مرنے والوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ ہے: مُردوں کو بُرا بھلا مت کہو کہ بلاشبہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا وہ پالیا۔(بخاری، 4/251، حدیث:6516) اسی طرح دوسروں کے والدین کو بھی برا بھلا نہ کہے ورنہ جواب میں وہ بھی اس کے والدین کو برا بھلا کہیں گے، والدین کا حق تو یہ ہے کہ ان کے احسانات کو یاد رکھے اور ان کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرتا رہے۔ اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کا احترام کرنے خاص طور پر والدین کا احترام اور ادب کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بارھواں حق: سب سے بڑا حق یہ ہے کہ گناہ کر کے قبر میں ان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

اپنے گناہوں سے انہیں رنج نہ پہنچاؤ

غمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اَخلاق آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اللہ پاک کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور ہر جمعہ کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ماں باپ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مُردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔(نوادر الاصول، 2/260)

Go To Index

ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرو

حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اپنے مردہ بھائیوں کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/13، حدیث: 1)

حضرت سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت

حضرت سیِّدُنا عثمان بن عبد اللہ بن اَوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سَعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے گھر آئے تو حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن اَوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صاحبزادی اور میری زوجہ کے متعلق مجھ سے فرمایا: مجھے اپنی بھتیجی سے بات کرنی ہے۔ جب وہ اپنی بھتیجی کے پاس گئے تو پوچھا: تمہارے شوہر کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: ممکنہ حد تک بھلائی سے پیش آتے ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے عثمان! ان کے ساتھ بھلائی کیا کرو کیونکہ ان کے ساتھ تمہارا جو بھی برتاؤ ہوگا وہ (تمہارے سُسر) حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن اوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پہنچے گا۔ میں نے پوچھا: کیا زندوں کی خبریں مردوں کو پہنچتی ہیں؟ فرمایا: ہاں، ہر رشتے والے کے پاس اس کے رشتہ داروں کی خبریں پہنچتی ہیں اگر اچھی ہوں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر بُری ہوں تو وہ مایوس و غمگین ہو جاتے ہیں۔ (الزھد لابن المبارک، ص151، حدیث: 447)

پیارے اسلامی بھائیو! گناہ اللہ پاک کی ناراضی اور جہنم میں جانے کا سبب ہیں لہٰذا گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور جب بھی گناہ سرزد ہو اس کے بعد کوئی نیکی کر لینی چاہئے مثلاً کلمہ طیّبہ یا دُرُود شریف وغیرہ پڑھ لینا چاہیے چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے وصیت فرمائیے۔ نبی آخر الزمان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم

www.dawateislami.net

سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرلینا، یہ نیکی اس بُرائی کو مٹا دے گی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔ (مسند احمد، 8/113، حدیث: 21543)

پیارے اسلامی بھائیو! جب والدین کا انتقال ہو جاتا ہے تو اولاد کے اعمال ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں نیک اعمال پر خوش اور برے اعمال یعنی گناہوں پر غمگین ہو جاتے ہیں لہٰذا گناہوں سے اس لیے بھی بچنا چاہیے کہ مرحوم والدین کو قبر میں تکلیف نہ پہنچے۔ وہ والدین جنہوں نے زندگی بھر اولاد کو سکھ اور راحت پہنچانے کی کوشش کی، خود تکلیفیں اٹھائیں لیکن اولاد کو حتی المقدور کوئی تکلیف نہ پہنچنے دی، کیا ان کے احسانوں، محبتوں اور شفقتوں کا یہ بدلہ ہے کہ گناہ کر کے انہیں قبر میں تکلیف پہنچائی جائے! ہرگز نہیں لہٰذا اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے حدیث پاک میں ہے: توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس سے گناہ ہوا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ، 4/491، حدیث: 4250) آیندہ گناہوں سے بچنے کا پکا ارادہ کیجئے اور نیکیوں کا ذہن بنالیجئے۔ نمازیں پڑھیے، تلاوت کیجئے، صدقات و خیرات کیجئے اور خوب نیکیاں کرکے والدین کو ایصالِ ثواب کیجئے اور انہیں قبر میں راحت اور خوشی پہنچایئے۔

اللہ پاک ہمارے والدین کو ہم سے راضی فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ کفن دفن کا تعارف

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی 79 سے زائد شعبہ جات قائم کرکے نیکی کی دعوت اور اِحیائے سنّت میں مصروف عمل ہے۔ انہی میں ایک شعبہ کفن دفن بھی ہے جو سنت و شریعت کے مطابق عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین اور لواحقین کی غمگساری کرکے ثواب کمانے میں کوشاں ہے اور ساتھ ہی ساتھ عاشقانِ رسول (اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں) کو تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھانے میں مصروف عمل ہے۔ چنانچہ تجہیز و تکفین میں حصہ لینے کی ترغیب اور تجہیز و

تکفین سکھانے کے لیے شعبہ کفن دفن کی طرف سے ملک وبیرونِ ملک میں ویڈیو اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں عاشقانِ رسول کو موت سے لیکر تدفین تک پیش آنے والے ضروری مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ کفن دفن عملی اجتماع منعقد کیے جاتے ہیں اور عملی طور پر غسل میت اور کفن کاٹنے اور پہنانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے علاوہ ازیں نمازِ جنازہ کورس، تدفین کورس، کفن دفن رہائشی کورس اور آن لائن کفن دفن شارٹ کورس کا بھی سلسلہ ہے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسلامی بہنوں میں بھی یہ شعبہ قائم ہے جس کے تحت اسلامی بہنوں کو غسل وکفن دیا جاتا ہے اور لواحقین سے تعزیت و غم گساری کی جاتی ہے) اسی طرح کتبہ فروش، کفن فروش، پھول مارکیٹ اور گورکنوں کے درمیان بھی مدنی حلقے لگائے جاتے ہیں اور انہیں بھی ان کے معاملات سنّت و شریعت کے مطابق سرانجام دینے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ مزید آسانی کے لیے ایک موبائیل اپلیکیشن بھی بنائی گئی ہے جس کا نام "Muslim's funeral App" ہے جس میں انیمیٹڈ ویڈیوز کے ذریعے مختلف عنوانات کے تحت مرحلہ وار تجہیز و تکفین کا طریقہ دکھایا گیا ہے۔ مزید معلومات اور رابطے کے لیے اس شعبے کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net کو وزٹ کیا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شعبہ کفن دفن کے تحت تیجے، ساتویں، چالیسویں اور برسی کے موقعوں پر ایصالِ ثواب اجتماعات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لیے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تقسیم کے تحت مختلف سطح (ملکی، صوبائی، ڈویژن، ڈسٹرکٹ / میٹروپولیٹن، ٹاون / تحصیل اور یوسی سطح) پر ذمہ داران کا تقرر کیا گیا ہے جو باہمی مشاورت سے ان کاموں کو بہتر سے بہتر انداز میں سرانجام دینے کی سعی کرتے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے شعبہ کفن دفن اور دیگر تمام شعبہ جات کو خوب ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف، مصنف، متوفی	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر بغوی	حسین بن مسعود الفراء البغوی، متوفی ٥١٦ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٤ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صراط الجنان	مولانا مفتی محمد قاسم عطاری	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	دارالکتاب العربی بیروت ٢٠٠٨ء
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه، متوفی ٢٧٣ھ	دارالمعرفه بیروت
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی ٣٥٤ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
مستدرک	ابوعبداللہ امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٤ھ	دارالمعرفه بیروت ١٤١٨ھ
مسند امام احمد	ابوعبداللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ٢٤١ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
دارقطنی	علی بن عمر ابوالحسن الدارقطنی، متوفی ٣٨٥ھ	موسسۃ الرسالۃ بیروت
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
مسند البزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ٢٩٢ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ٢٣٥ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٧ھ
مسند الفردوس	ابوشجاع شیرویه بن شهردار بن شیرویه الدیلمی، متوفی ٥٠٩ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٩٨٦
مسند الشامیین	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ١٤٠٩ھ
المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٣ھ

المعجم الكبير	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
السنن الكبرى	امام ابو بكر احمد بن حسين بن علی البيهقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٤ھ
نوادر الاصول	امام ابو عبد الله محمد بن علی حكيم ترمذی متوفی ٢٨٥ھ	دار النوادر بيروت ١٤٣١ھ
حلية الاولياء	امام حافظ ابو نعيم احمد بن عبد الله اصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٨ھ
التذكرة	علامہ ابو عبد الله بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ٦٧١ھ	دار السلام
الزهد	عبد الله بن المبارک، متوفی ١٨١ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٥ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن، لاہور
موسوعة ابن ابی الدنيا	عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان القرشی، متوفی ٢٨١ھ	المكتبة العصرية ١٤٢٦ھ
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدين حصكفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٣ھ
فتاویٰ ہندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند، متوفی ١١٦١ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
وقار الفتاویٰ	مفتی وقار الدین قادری رضوی، متوفی ١٤١٣ھ	بزم وقار الدین کراچی ٢٠٠١ء
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣
المسلک المتقسط	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	کراچی ١٤٢٥ھ
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ٥٧١ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ
الطبقات الكبرى	محمد بن سعد، متوفی ٢٣٠ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٨ھ
الاستيعاب	ابو عمر يوسف عبد الله بن محمد قرطبی، متوفی ٤٦٣ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٢ھ
الكامل فی ضعفاء الرجال	امام حافظ ابو احمد عبد الله بن عدی، متوفی ٣٦٥ھ	دار الكتب العلمية بيروت ١٩٩٧
اخبار مكة	ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن عباس المكی الفاكهی، متوفی ٢٧٢ھ	دار خضر بيروت ١٤١٩ھ
الزواجر	علامہ ابن حجر ہیتمی، متوفی ٩٧٤ھ	دار المعرفة بيروت ١٤١٩ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧
اهوال القبور	امام عبد الرحمن بن شهاب الدين ابن رجب، متوفی ٧٩٥ھ	دار الكتاب العربی ١٤١٤ھ
تنبيه المغترين	امام عبد الوهاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ٩٧٣ھ	دار البشائر بيروت
فضائل سورة الاخلاص	امام حافظ ابو محمد حسن بن محمد خلال، متوفی ٤٣٩ھ	مكتبة لينة دمنهور ١٤١٢ھ

فہرست

دُرودِ شریف کی فضیلت	3	اولاد کی دعا کی برکت	13
اللہ کے اور بندوں کے حقوق	3	میری اُمّت اُمّتِ مَرحُومَہ ہے	13
انسانی حقوق میں بڑے حق دار	4	دوسروں کیلئے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت	13
والدین کے ساتھ بھلائی کے معنیٰ	5	اگر والدین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟	14
”محمد“ کے چار حروف کی نسبت سے 4 اَحادیث مبارکہ	5	نافرمان فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے	14
بعدِ وفات والدین کے حقوق کا بیان	6	تیسرا حق: ایصالِ ثواب	14
”سیدی اعلیٰ حضرت“ کے بارہ حروف کی نسبت سے 12 حقوق	7	والدین کی طرف سے صدقہ کی ترغیب	14
پہلا حق: تجہیز و تکفین	9	میرا باغ میری ماں کے لیے صدقہ ہے	15
تجہیز و تکفین	9	کنواں وقف کردیا	15
فرضِ کفایہ	9	اب نیک سلوک کیسے کروں؟	15
چالیس کبیرہ گناہوں کی بخشش کا نسخہ	9	اگر زندہ نہ ہوتے تو مُردے برباد ہوجاتے	16
جنتی لباس	10	نور کے تحفے	16
جنازے میں شرکت کی فضیلت	10	چوتھا حق: قرض کی ادائیگی	17
فرشتے اس کے جنازے کے ساتھ چلیں	10	روزِ قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے	17
تین قیراط کا ثواب	10	قرض جلد ادا کرنے کی تاکید	18
گناہوں سے ایسے پاک جیسے۔۔۔	10	قرض معاف نہیں ہوگا	18
نزع سے تدفین تک	11	جنت میں داخلہ نہیں ملے گا	18
دوسرا حق: دعا و استغفار	12	میت کے لئے سب سے بُرے لوگ	18
مرنے کے بعد کام آنے والے عمل	12	چاہو تو چھڑا لو چاہو تو۔۔	19
پہاڑوں کے مثل نیکیاں	12	پُراسرار کنواں	19
زندوں کی دعائیں	13	پانچواں حق: فرض کی ادائیگی	20

www.dawateislami.net

وہ حج بھی ان پر قرض ہے	20	مُردوں کے لئے تحفہ	29
مرحومین کی طرف سے حج کرنا	20	جمعۃ المبارک کو زیارت قبور کا معمول بنالیجئے	29
سب سے افضل صلہ رحمی	21	نواں حق: رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا	30
دس حج کا ثواب	21	حسن سلوک اور بھلائی	30
صدقہ، حج اور دعا	21	نیکی کی چار باتیں	30
چھٹا حق: جائز وصیت پر عمل	22	دسواں حق: دوستوں کا اعزاز و اکرام	31
وصیت کرنے والے کے لیے فضیلت	22	زیادہ احسان کرنے والا	31
دو ایسی چیزیں جو تیری نہیں	23	مرحوم والدین سے قبر میں بھلائی	31
انسان کو مرنے کے بعد ملنے والی چیزیں	23	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں	32
وصیت میں تاخیر	23	سب سے بڑی نیکی	32
وصیت کی تعریف	23	حسن سلوک کے پیکر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	33
کون وصیت کرے؟	24	گیارھواں حق: والدین کو بُرا بھلا نہ کہلوانا	34
وصیت پر عمل میں تاخیر سے میت کو ایذا نہ دیجئے	25	والدین کو گالی دینا اور لعنت کرنا گناہِ کبیرہ ہے	34
ساتواں حق: ان کی قسم سچی رکھنا	25	والدین کو گالیاں دینے والے بے شرم	35
بھلائی کرنے والا لکھا جائے	25	ماں کو گالی دینے والے کا عبرتناک انجام	35
والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے نیکی	26	آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ	36
ماں کی منت کو پورا کرنا	26	والدین کو گالی دینے والے کی قبر میں انگارے	37
آٹھواں حق: زیارتِ قبور کے لیے جانا	27	بارھواں حق: گناہوں سے قبر میں رنجیدہ نہ کرنا	37
مقبول حج کا ثواب	27	اپنے گناہوں سے انہیں رنج نہ پہنچاؤ	37
جمعہ کو زیارتِ قبر کی فضیلت	27	ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرو	38
بخشش کی بشارت	27	حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت	38
روحوں کی ملاقات	28	شعبہ کفن دفن کا تعارف	39

www.dawateislami.net

تدفین کورس

کرنے اور کروانے والوں کے لیے

دعائے عطار

یاربّ المصطفیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَ ﷺ تدفین کورس کرنے اور کروانے والوں، اپنے محارم کو اس کے لیے تیار کرنے والی اسلامی بہنوں کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما۔ انہیں پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھا۔ بار بار حج کی سعادت سے مشرف فرما۔ یااللہ پاک انکی قبر کو قیامت تک نورِ مصطفیٰ ﷺ سے روشن فرما اور جنّت الفردوس میں پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی ﷺ کا پڑوس نصیب فرما۔

آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

978-969-722-403-6
01082370

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net